88182- سرکاری طور پر نکاح رجسٹر کرانے سے پہلے ہی حاملہ ہوگئی

سوال

ایک امام مسجد نے ایک عورت سے رشتہ طے کیا اور کچھ لوگوں کی موجودگی میں عقد نکاح کر لیا، لیکن اعلان نکاح کرنے اور سرکاری طور پر نکاح رجسٹر کرانے سے قبل بیوی کے گھر والوں کی لاعلمی میں بیوی سے مباشرت کر لی اور جب اعلان نکاح اور سرکاری طور پر رجسٹر کرایا گیا تو بیوی حاملہ تھی اور اس کے تین ماہ بعد ہی بچہ پیدا ہو گیا برائے مہربانی درج ذیل سوالات کے جوابات دیے جائیں :

1 اس عقد نکاح اور اس سے پیدا ہونے والے بچے کا حکم کیا ہے ؟

2 کیا خاوند کا یہ عمل شرعی مخالفت شمار کی جائیگی یا نہیں ؟

3 اس امام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر تو اس نکاح میں نکاح کی شروط یعنی ایجاب و قبول اور عورت کا
ولی اور عورت کی رضامندی سب پوری تھیں تو یہ عقد نکاح صحیح ہے اور اس پر نکاح کے
سارے احکام مرتب ہونگے، اس طرح وہ عورت اس کی بیوی بن جائیگی، اور خاوند کے لیے وطئ
وغیرہ ہر طرح کا استمتاع کرنا مباح ہوگا.

لیکن معاشرے کی عادات و رواج کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس کے
نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابیوں سے محفوظ رہنے کے لیے بیوی سے جماع و وطئ نہ کرنا
بہتر ہے، کیونکہ اس سے سوء ظن پیدا ہوگا، خاص کر جب عقد نکاح سرکاری طور پر رجسٹر
نہ کرایا گیا ہو.

اس عقد نکاح کے نتیجہ میں پیدا ہونے والا بچہ شرعی طور پر اپنے
باپ کی طرف منسوب کیا جائیگا، اور نسب ثابت ہوگا کیونکہ یہ نکاح صحیح ہے.

مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (
75026) کے جواب کا مطالعہ کریں.

لیکن اگر اس نکاح میں شروط پوری نہ تھیں مثلا ولی کے بغیر نکاح ہوا
ہو تو جمہور فقہاء کرام کے ہاں احادیث کی روشنی میں یہ نکاح فاسد و باطل ہوگا، لیکن
اس سے پیدا شدہ بچہ بھی اپنے باپ کی طرف منسوب کیا جائیگا.

جس شخص نے بھی اس نکاح کے حرام ہونے کا علم ہونے کے باوجود یہ
قدم اٹھایا اور ایسا نکاح کر کے وطئ بھی کر لی تو وہ زانی شمار ہوگا، اور اس پر
فاسق ہونے کا حکم لگایا جائیگا، لیکن وہ توبہ کر کے راہ مستقیم اختیار کر لے تو پھر
اس سے فسق کا حکم ختم کر دیا جائیگا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جس شخص نے کسی عورت سے فاسد نکاح میں بیوی کا اعتقاد رکھتے ہوئے
عورت سے وطئ کی اور اس سے بچہ پیدا ہو گیا تو سب مسلمانوں کے اتفاق کے مطابق اسے اس
کا نسب دیا جائیگا" انتہی

دیکھیں : الفتاوی الکبری (326/3).

دوم :

اس امام کے پیچھے نماز ادا کرنا صحیح ہے، جو کچھ ہوا وہ اس کے
دین میں جرح و قدح کا باعث نہیں اور نہ ہی اس بنا پر اسے فاسق کا حکم دیا جائیگا،
جیسا کہ ولی کے بغیر بھی ہو تو ظاہر ہے اس نے اس کے جائز ہونے کا اعتقاد رکھتے ہوئے
ایسا کیا ہے، اس لیے وہ گنہگار نہیں ہوگا، اور نہ ہی اس سے فاسق ہوگا.

اگرچہ اس امام نے اعلان نکاح اور اسے سرکاری طور پر رجسٹر کرانے
سے قبل وطئ کرنے میں جلدی کر کے غلطی کا ارتکاب کیا ہے، کیونکہ اس بنا پر اس نے
اپنے اور اپنی بیوی کے بارہ میں باتیں کرنے کا موقع فراہم کیا ہے، اس طرح وہ لوگوں
کی کلام کا موضع بن گیا.

اس طرح کے افراد جو ایسے مقام و مرتبہ پر ہوں جس کی لوگ اقتدا
بھی کرتے ہوں مثلا امام اور استاد اور مفتی و قاضی وغیرہ ان سب کو ہر اس کام سے دور
رہنا چاہیے جو خلاف مروت ہو اور ان کے متعلق شک و شبہ اور غلط گمان کا دروازہ
کھولتا ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی سب کو ایسے اعمال اور کام کرنے کی توفیق
نصیب فرمائے جنہیں اللہ پسند فرماتا اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے .

واللہ اعلم .